خادم حرمین شریفین: شاہ عبد اللہ مرحوم

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

دُنیائے عالم میں اس وقت ۵۷/اسلامی ممالک ہیں، ان میں سے سعودیہ عرب کے فرماں روا شاہ عبد اللہ حال ہی میں رحلت فرماگئے ہیں۔ بشری کمزوریوں سے نبی علیہ السلام کے سوا کوئی مستثنیٰ نہیں، تاہم جس مسلمان کی نیکیاں غالب ہوں، اس کے ساتھ ''حسنِ ظن'' شریعت مطہرہ کا حکم ہے، بالخصوص جب وہ دنیا سے رخصت ہوجائے، تو اس کی نیکیوں کے تذکرہ کا حکم ہے، سعودی فرماں روا شاہ عبد اللہؒ میں بھی کچھ ایسی خصوصیات اور امتیازی اوصاف تھے جن کا تذکرہ نہ کرنا یقیناً ناانصافی ہوگی۔

شاہ عبد اللہؒ نے حرمین شریفین کی جس تدبر، تدبیر اور محبت وخلوص کے ساتھ خدمت کی، جس انداز سے حرمین شریفین کی توسیع کا اہتمام کیا، جس فیاضی کے ساتھ حرمین شریفین کے نظام کو خوب تر بنانے کی لیے خرچ کیا، جس قسم کے ماہرین کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر حرمین شریفین کی خدمت پر لگایا اور جس طرح ہر گزرتے دن کے ساتھ انہوں نے حرمین شریفین میں سہولیات، نفاست، تعمیر اور صفائی ستھرائی کا اہتمام کیا، اُسے دیکھ کر انسان بے ساختہ یہ کہنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ حرمین شریفین کی خدمت پر مامور افراد اللہ تعالیٰ کے خاص اور منتخب بندے ہیں اور اللہ نے ان لوگوں کا صرف انتخاب ہی نہیں فرمایا، بلکہ ان کے لیے توفیق بھی ارزاں فرمائی اور حرمین شریفین کی خدمت کو ان کے لیے سہل بھی فرمادیا، جس کے نتیجے میں انہوں نے حرمین شریفین کی خدمت کا حق ادا کردیا۔ شاہ عبد اللہؒ کے دورِ حکومت میں حج کے فریضہ کو آسان سے آسان بنانے کے لیے اور حاجیوں کو سہولتوں کی فراہمی کے لیے جو اقدام اُٹھائے گئے، وہ بلاشبہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ کہاں وہ دور جب رمی کے دوران کئی جانیں ضائع ہوجایا کرتی تھیں اور کہاں آج کا وقت جب ہر سال کے حج میں گزشتہ سال کے حج کے مقابلے میں سہولتوں اور آسانیوں کے حیرت انگیز مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ قدم قدم پر حجاج خادم الحرمین الشریفین کو دعائیں دیتے نظر آتے ہیں۔

شاہ عبد اللہؒ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ وہ انسانیت کے خادم حکمران تھے، کہیں مسلمان مظلوم ہوتے، کسی قدرتی آفت کا شکار ہوتے تو شاہ عبد اللہؒ ان کی ہر ممکن خدمت اور تعاون کرنے کو اپنا فرضِ منصبی سمجھتے تھے۔

شاہ عبد اللہؒ کی پاکستان کے ساتھ محبت بھی مثالی تھی۔ شاہ عبد اللہؒ نے پاکستانی عوام کی خدمت

کے لیے ایک مستقل ادارہ قائم کیا، متأثرینِ زلزلہ کے ساتھ خصوصی تعاون کیا، سیلاب سے دوچار لوگوں کی ہر ممکن مدد کی، ان کے لیے مکانات بنوائے، راشن تقسیم کروایا، خیمے مہیا کیے، مساجد اور اداروں کی تعمیرِ نو کی۔ شاہ عبداللہؒ پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے تھے۔

شاہ عبداللہؒ نے اپنے دور میں اس بات کا اہتمام کیا کہ دنیا بھر کے اہلِ علم کی، دین کی خدمات میں مصروفِ عمل لوگوں کی جس قدر خدمت ہوسکی، انہوں اس میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ دنیا بھر کے اہلِ علم کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر انہیں حج کے لیے بلاتے، ان کا اعزاز واکرام کرتے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو عالمِ اسلام میں سب سے زیادہ حفاظ تیار کرنے پر عالمی سطح کے اعزاز اور ایوارڈ سے نوازا۔ اب طویل عرصہ تک ان کی یادیں ہمارے دلوں میں زندہ رہیں گی۔ ان کے کارہائے نمایاں تاریخ کے صفحات میں چمکتے دمکتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجات عطا فرمائے۔ امید ہے ان کے جانشین اور سعودی فرماں روا شاہ سلمان بن عبدالعزیز بھی ان کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے خیر کے ان کاموں کو یونہی جاری وساری رکھیں گے۔ اللہ ان کی مدد ونصرت فرمائے۔ آمین

اعلان اشاعتِ خاص (ماہنامہ لولاک، ملتان)

بیاد: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے علم میں ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ وروحِ رواں، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ حال ہی میں رحلت فرما گئے ہیں۔

زندہ قومیں اپنے اسلاف واکابر کو فراموش کرنے کے بجائے ان کے نقشِ پا سے راستہ ڈھونڈتی ہیں، ان کی سیرت وکردار کے آئینۂ صافی کو سامنے رکھ کر اپنی سیرت وکردار کو ڈھالتی ہیں، ان کے نقوشِ زندگی سے شخصیت سازی کا کام لیتی ہیں اور ان کی ایک ایک ادا کو تاریخ کے اوراق میں محفوظ کرکے آنے والی نسلوں کی راہنمائی کا سامان کرتی ہیں۔ اسی غرض سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ''ماہنامہ لولاک، ملتان'' کی انتظامیہ نے حضرتؒ کے حالات زندگی پر ''اشاعت خاص'' کا فیصلہ کیا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ حضرت جیسی علمی، عبقری شخصیت کے بارے میں اہل علم وقلم حضرات کے مضامین وتأثرات شامل اشاعت کیے جائیں۔ لہٰذا تمام اہل علم وقلم حضرات سے التماس ہے کہ اپنے مضامین وتأثرات درج ذیل پتے پر جلد از جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں،

جزاکم اللہ خیرا واحسن الجزاء — فقیر (مولانا) اللہ وسایا (صاحب مدظلہ)

پتہ: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ، ملتان